سوال

(160)بچے کی نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بچہ اپنی پیدائش کے دوتین گھنٹے بعد فوت ہوگیا، لوگ امام مسجد کے پاس گئےتاکہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے توامام صاحب فرمانےلگے کہ نماز جنازہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اس کےلیے دعائے خیر کرلینا۔ لوگوں نےبچے کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کردیا، عوام الناس میں طرح طرح کی چہ مگوئیاں ہورہی ہیں۔ کیاامام صاحب کا طرز عمل درست تھا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

وہ بچہ جوزندہ پیداہواہواُس کی نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ بلکہ وہ بچہ جس میں روح پھونکی جاچکی ہواگروہ مردہ پیداہوتواس کی بھی نمازجنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الراكب يسير خلف الجنازة والماشى يمشى خلفها وامامها وعن يمينها وعن يسارها قريبا منها والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة) (ابوداؤد، الجنائز، المشی امام الجنازۃ، ح: 3180، نسائی، ح: 1942)

''سوارجنازہ کے پیچھے چلے، جب کہ پیدل آگے، پیچھے اوردائیں بائیں اس کے قریب چلیں اورسقط(ناتمام بچہ)پربھی نمازجنازہ پڑھی جائے اوراس کے والدین کےلیے مغفرت اوررحمت کی دعاکی جائے۔''

ایک حدیث میں (والطفل يصلى عليه) (بچےپرنمازجنازہ پڑھی جائے) کے الفاظ ہیں۔ (ترمذي، الجنائز، ماجاء في الصلاة على الاطفال، ح: 1031)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاروایت کیا ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(يقرأعلى الطفل بفاتحة الكتاب ويقول: اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا واجرا) (بخاري، الجنائز، قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة)

''بچے کی نمازجنازہ میں پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے(جیسے بڑوں کےلیے پڑھی جاتی ہے)اورپھریہ دعا اللھم۔۔۔۔ واجرا پڑھی جائے(جس کا ترجمہ یہ ہے)"یااللہ!اس بچےکوہمارے لیے آگےچلنے والا، پیش رو(میرِسامان)اورباعث اجربنا۔''

اس روایت سے بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ملحوظہ: سلف اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی فائدے کے لیے آگے بھیجتا ہے اور فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لشکر سے آگے جا کر اُس کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے، تو گویا جو بچے فوت ہو جاتے ہیں وہ اپنے والدین کے نفع بخش مال کی طرح ہوتے ہیں جو اُن کے آگے جاتا ہے نیز وہ اپنے والدین کے لیے اس بات کا سبب بنتے ہیں کہ انہیں راحت و نجات حاصل ہو نیز بچے کی وفات پر اس کے والدین صبر کرتے ہیں تو انہیں اجر ملتا ہے حتی کہ باقی لوگوں کو حکم ہے کہ وہ اس بچے کے والدین کے لیے بھی رحمت و مغفرت کی دعا کریں جیسا کہ اوپر حدیث میں گزرا۔

البتہ یہ بات واضح رہے کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے فرض و واجب نہیں کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"مات ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثمانیۃ عشر شھرا فلم یصل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداود، الجنائز، فی الصلاۃ علی الطفل، ح: 3187)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم نے ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پائی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 406

محدث فتویٰ